© rasailojaraid.com

ادبیات

نذرِ غالب

از

(جناب الم مظفرنگری)

عہدِ شباب میں جو بہرہ گزر ملے
جلوے نہ مجھ کو پھر وہ کبھی عمر بھر ملے

سرگشتۂ مذاقِ خودی خودنگر ملے
آزادِ ہر دو کون ترے بے خبر ملے

دیکھیں گے بزمِ طور بھی دیر و حرم کو بھی
اب دیکھئے وہ خوگرِ پردہ کدھر ملے

زلفِ سیاہ رُخ پہ ہولے سے بکھر گئی
جلوے کئی بصورتِ شام و سحر ملے

آگاہ منزلِ غمِ الفت نہ تھا کوئی
ملنے کو یوں تو مجھ کو کئی راہ بر ملے

دل بھی ملے گا دل سے ٹھہر اضطرابِ شوق
پہلے میری نظر سے تو ان کی نظر ملے

سمجھو مآلِ ضبطِ غمِ عشق ہے قریب
نوکِ مژہ بھی جب کوئی لختِ جگر ملے

جلووں میں ہے گھری ہوئی ہر اک نگاہِ شوق
میری طرح کسی کو نہ ذوقِ نظر ملے

حدِّ خیال سے وہ اگر دور ہیں تو ہوں
مجھ کو تو بارہا سرِ حدِّ نظر ملے

میں بھی تو مستحقِ تماشائے جلوہ ہوں
اے برقِ طور مجھ کو بھی تابِ نظر ملے

اہلِ ہوس نہ سمجھے یہ تھی اک ادائے خاص
کہتے رہے وہ ہم نہ ملیں گے، مگر ملے

اے عشق بارگاہ میں تیری مرے لئے
گر دردِ دل نہیں ہے تو دردِ جگر ملے

صیاد کی نگاہ اسی دن سے مجھ پہ تھی
جس دن کہ آشیاں میں مجھے بال و پر ملے

میں بھی تو ہوں شریکِ نظامِ بہارِ گل
ہر شاخِ گلستاں پہ نہ کیوں مجھ کو گھر ملے

سینے میں ایک راز چھپائے ہوئے الم
اس جستجو میں ہے کوئی اہلِ نظر ملے

© rasailojaraid.com